بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ـ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۹ وفا ۱۳۴۶ ہش ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ ۲۹ جولائی ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۶۸

مجلس تلقین عمل میں تقاریر

ربوہ ۲۸ جولائی۔ مجلس تلقین عمل میں جو ہر روز بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوتی ہے ۲۹، ۳۰، ۳۱ جولائی کو حسب ذیل تقاریر ہونگی

(۱) ۲۹ جولائی بروز ہفتہ ـ تحریک وقف عارضی کے پانچ فائدے ـ محترم مولانا ابو العطاء صاحب

(۲) ۳۰ " " اتوار ـ حصول علم کے لئے اسلامی ہدایات ـ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب

(۳) ۳۱ " " پیر ـ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تحریکات ـ محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل

روزانہ نماز مغرب کے بعد حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات کے متعلق یورپ سے آمدہ تازہ اطلاع بھی سنائی جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کوپن ہیگن سے بخیریت لندن پہنچ گئے

فضائی مستقر پر انگلستان اور دوسرے علاقوں کے سینکڑوں احباب کی طرف سے حضور کا پرتپاک خیر مقدم

اخباری نمائندوں کے ساتھ پریس ملاقات میں امن کے امکانات پر بات چیت

جب تک انسان خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم نہیں کرے گا دنیا تباہی کی طرف بڑھتی چلی جائے گی

لندن ۲۷ جولائی (بذریعہ تار) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کوپن ہیگن سے بخیریت لندن پہنچ گئے ہیں۔ انگلستان اور دوسرے علاقوں کے سینکڑوں احباب نے فضائی مستقر پر جمع ہو کر حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ حضور نے ازراہ شفقت جملہ احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس موقعہ پر اخباری نمائندوں نے بھی حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور امن کے امکانات کے متعلق سوالات دریافت کئے۔ حضور نے امن کے امکانات کو مشتبہ اور غیر تسلی بخش قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ جب تک بنی نوع انسان اپنے خالق کی طرف رجوع نہیں کریں گے اور اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم نہیں کریں گے دنیا تباہی کے گڑھے کی طرف تیزی سے بڑھتی چلی جائے گی۔ حضور نے لندن سے بھی جملہ احباب جماعت کو محبت بھرے سلام کا تحفہ بھجوایا ہے اور خصوصی دعائیں جاری رکھنے کی درخواست کی ہے۔ نیز انگلستان اور ڈنمارک کے احمدی احباب نے بھی سب احباب کی خدمت میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عرض کرتے ہوئے ان سے دعا کی درخواست کی ہے ـ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے ارسال کردہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"لندن ۲۷ جولائی بوقت ۱۰½ بجے صبح ـ حضور کوپن ہیگن سے کل پونے چار بجے سہ پہر روانہ ہوئے۔ ڈنمارک کے احمدیوں یورپ کے مبلغین اسلام اور دوسرے لوگوں نے فضائی مستقر پر حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا

حضور ۵½ بجے شام بخیر و عافیت لندن پہنچے۔ فضائی مستقر پر انگلستان اور دوسرے علاقوں کے احمدی احباب سینکڑوں کی تعداد میں حضور کے استقبال کے لئے پہلے سے جمع تھے۔ حضور نے ازراہ شفقت تمام حاضر احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری بھی حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ لجنہ اماء اللہ انگلستان نے بھی حضور اور محترمہ بیگم صاحبہ کو خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کی

اخباری نمائندوں نے پریس ملاقات میں حضور سے امن کے امکانات کے بارہ میں دریافت کیا حضور نے جواب میں فرمایا امن کے امکانات مشتبہ ہیں۔ حضور نے مزید فرمایا۔ جب تک انسان اپنے خالق کی طرف رجوع نہیں کرے گا اور اس سے زندہ تعلق قائم نہیں کرے گا دنیا ہولناک تباہی کی طرف بڑھتی چلی جائیگی۔

حضور جملہ احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ انگلستان اور ڈنمارک کے احمدیوں کی طرف سے بھی سب بھائیوں کو سلام اور ان کی خدمت میں دعا کی درخواست"

(پرائیویٹ سیکرٹری)

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی خیر و عافیت اور کامیاب و بامراد مراجعت کیلئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۶۷ء

یورپ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اعلانِ حق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورۂ یورپ انشاء اللہ مغربی دنیا میں اشاعت و تبلیغ اسلام کا ایک عظیم سنگ میل ثابت ہوگا۔ چنانچہ جو خبریں بالواسطہ اور بلاواسطہ آپ کے دورہ کی آرہی ہیں وہ نہایت خوشکن اور امید افزا ہیں۔ جس طرح مختلف مقامات پر آپ کا خیر مقدم ہوا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ اہل یورپ اسلام کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس ضمن میں ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یونانی فلسفہ اور عیسائیت نے جن کی آغوش میں صدیوں تک مغرب پلتا رہا ہے۔ ان کی ذہنیت کے بنیادی عناصر خاص ٹھوس اور جمودی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ الحاد سے قطع نظر خود عیسائیت نے ان لوگوں کو اس قدر توہمات پرست بنا دیا ہے کہ وہ مذہبی حقیقت سے جس کو اسلام نے واشگاف کیا ہے جلد مانوس نہیں ہو سکتے۔

مغرب میں عیسائیت اور یونانی فلسفہ کی وجہ سے مذہب کا یہ تصور پروان چڑھتا رہا ہے کہ مذہب کو اس موجودہ زندگی سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔ رہبانیت جو دراصل بت پرستانہ ذہنیت کی پیداوار ہے۔ عیسائیت کا بھی امتیازی تصور بنی چلی آئی ہے۔ بات یہ ہے کہ ماضی میں انسانوں کے لئے یہ بڑا مشکل تھا کہ وہ دنیوی امور کو بھی جاری رکھیں اور مذہب کے اصولوں کی پابندی کریں۔ عام دنیوی معاملات میں دیانت اور امانت غیر متعلقہ چیز سمجھی جاتی تھی۔ ہوشیار اور چالاک لوگوں نے دنیا کو محض ایک ذریعہ معاش سمجھا ہوا تھا اور کسی صورت روٹی کمالینا جائز سمجھا جاتا تھا۔ غلط فلسفہ ہائے زندگی نے سوسائٹی کو غلط راستوں پر ڈال دیا تھا۔ جس طرح یورپ میں میکیاولی ایسے سیاسی لوگ پیدا ہوئے اسی طرح برعظیم ہند اور چین ایسے ممالک میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ یہ لوگ دراصل مذہبی تصورات کی ضد میں ایسے تصورات زندگی پیش کرتے رہے ہیں جو سہل انگار عوام پر خاصہ اثر ڈالتے رہے ہیں۔

آج یورپ میں یونانی فلسفہ اور توہمات آمیز عیسائیت کے ساتھ ساتھ میکیاولی سیاسی تصورات بھی گویا انسانوں کی گھٹی میں پڑ گئے ہوئے ہیں۔ ان تصورات کی حیثیت کذائی یہ ہے کہ جتنا بڑا کوئی جھوٹا ہوتا ہے اتنا ہی بڑا وہ سچا ہوتا ہے اور برعکس جیسا کہ کہتے ہیں ؎

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

اسی اثر کے ماتحت جدید یورپ میں نطشے ایسے فلاسفر پیدا ہوتے ہیں۔ جنہوں نے خالص مادیت کے نقطۂ نظر سے فوق الانسان کا نظریہ پیش کیا ہے۔ اس بے خدا فلسفہ کا تصور یہ ہے کہ نیکی بدی کوئی چیز نہیں۔ جس طرح بھی انسان دوسروں سے زیادہ طاقت میں کمال حاصل کرے۔ خواہ یہ طاقت خون کی ندیوں سے گزر کر حاصل ہو جائز ہے۔ یہ نظریہ دراصل "انتخاب بہترین" کے نظریہ سے پیدا ہوا ہے۔ قرآن کریم نے بھی اس نظریہ کو پیش کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ
النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ
اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ

ترجمہ پھر جھاگ تو پھینکا جا کر تباہ ہو جاتا ہے اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہوتی ہے۔ وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔ اللہ (تعالیٰ) تمام باتوں کو اسی طرح (کھول کر) بیان کرتا ہے (اور حق اور باطل میں دلیل کے ساتھ بھی اور عمل کے ساتھ بھی فرق کر کے دکھاتا ہے)

(سورۃ رعد آیت ۱۸)

بطور ایک قدرتی اصول کے تو یہ اصول صحیح ہے۔ لیکن اہل مغرب نے زندگی کو محض ایک مادیاتی چیز سمجھ لیا ہے۔ اور اس کے روحانی پہلو کو نظر انداز کر دیا ہے۔ حالانکہ ایک انسان کی برتری صرف مادی قوت پر انحصار نہیں رکھتی بلکہ اس میں روحانی قوت بھی شامل ہے۔ جس کو موجودہ مغربی فلسفہ نے زندگی سے جدا کر دیا ہے ظاہر ہے کہ غلط اصول اختیار کرنے سے جلد یا بدیر غلط نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ آج یورپ اپنی اس غلطی کا خمیازہ بھگت رہا ہے۔ بے شک اس کے پاس اس وقت بے انتہا مادی طاقت جمع ہو گئی ہے۔ لیکن زندگی کے روحانی پہلو کا بالکل دیوالہ نکل گیا ہے۔ جس سے متوازن زندگی پیدا ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ کے دوران یہی بات اہل مغرب کو سمجھانے کی کوشش فرمائی ہے۔ یورپ کے لوگوں کو مخاطب کر کے صاف صاف لفظوں میں بتلا دیا ہے کہ تم لوگ تباہی کی طرف جا رہے ہو اور اگر تم نے اسلام کو اختیار نہ کیا تو اس تباہی سے تم کو بچانے والی کوئی طاقت نہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی تقریر میں جو آپ نے ہمبورگ (جرمنی) میں استقبالیہ خطاب کے جواب میں فرمائی آپ نے فرمایا ہے۔

"میں ایک پیغام آپ کے کانوں تک پہنچانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ اسلام کے معنی ہی امن کے ہیں اور مسلمان وہ ہے جو کسی کو بھی دکھ نہیں پہنچاتا۔ ہر ایک کو سکھ پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے میرے دل میں آپ سب کی خیر خواہی ہے اور میں ہمیشہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو اور دوسری قوم کو بھی اس ایٹمی تباہی سے جو سروں پر منڈلا رہی ہے محفوظ رکھے اس تباہی سے بچنے کا ایک نسخہ میں آپ کو بتا سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ ایک زندہ تعلق پیدا کریں کیونکہ اس وقت خدا غضب میں ہے۔ اور اگر آپ اس کو راضی نہ کریں گے تو تباہ ہو جائیں گے۔"

(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۷ء)

یہ الفاظ خود ہی بول رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی لگی لپٹی کے مغرب کو جتلا دیا ہے کہ اگر وہ اس ڈگر پر چلتا رہا جس پر وہ جا رہا ہے۔ تو اہل مغرب کی تباہی ناگزیر ہے۔

حدیث النبیؐ

شرابِ طہور سے محرومی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں شراب پی لی اور توبہ نہ کی تو آخرت میں شراب (طہور) سے اسے محروم رکھا جائے گا۔

(بخاری کتاب الاشربۃ)

قرآنی استعارات کی حکمتیں

ایک سوال کا جواب

(مکرم شیخ عبد القادر صاحب حالی سٹریٹ اسلامیہ پارک (لاہور))

ایک دوست نے سوال کیا ہے:۔

"یونائیٹڈ چرچ والوں نے بائبل میں MYTHS کو تسلیم کیا ہے۔ اور MYTH کی تعریف یوں کی ہے "تمثیلی زبان میں گہری روحانی صداقتوں کا اظہار" ہم قرآن کریم میں کسی MYTH کو نہیں مانتے۔ اب ایک سوال قابلِ حل یہ ہے کہ ایک ہمیشہ رہنے والی کتاب نے کم و بیش تمام انبیاء کا ذکر قریباً قریباً انہی الفاظ میں یا اسی استعارہ یا مثال میں کیوں بیان کیا جس میں پہلے بائبل یا اہلِ کتاب کی روایات میں بیان کیا گیا تھا۔"

اس سوال کے جواب میں چند امور قابلِ غور ہیں

(۱)

قرآن حکیم کا دعویٰ ہے کہ اس کا ایک حصہ محکم ہے اور ایک متشابہ۔ متشابہ حصہ استعارات۔ تشبیہات اور امثال سے پُر ہے مقصد اس کا یہ ہے کہ بہت سے مضامین کی طرف تھوڑے الفاظ میں اشارہ کر دیا جائے گویا سمندر کوزے میں بند ہے۔ فکر و تدبر اور گہری غوّاصی سے حقائق و معارف کے موتی قیامت تک نکلتے رہیں گے۔ اگر ہر چیز ایک اور ایک دو کی طرح واضح کر دی جاتی تو علوم کے دروازے بند ہو جاتے اور فکر و تدبر کی چنداں ضرورت نہ رہتی۔ اگر ہر بات مبرہن اور ہر چیز روشن ہو تو ذہنی ارتقاء رُک جاتا ہے اس لئے قرآن حکیم نے وہی اسلوب اختیار کیا ہے جو کہ صحیفہ فطرت میں ہمیں نظر آتا ہے۔ کچھ فطری قوانین بالکل واضح ہیں اور کچھ نہاں در نہاں۔ خاک کی تاثیرات سے کون واقف نہیں لیکن ذرات کے اندرون میں کیا کیا صفات اور طاقتیں پوشیدہ ہیں۔ یہ بات غیب الغیب میں ہے اس کے لئے گہری تحقیق کی ضرورت ہے۔ قرآنی قصص میں بھی ایک حصہ ظاہر ہے اور ایک متشابہ۔ جیسے جیسے علم ترقی کرے گا متشابہ حصے کا ویسے ویسے ادراک ہوتا جائے گا۔

(۲)

کسی MYTH کا اگر تجزیہ کیا جائے تو اُس کی بنیاد میں کوئی استعارہ یا علامتی حصہ نظر آئے گا۔ اگر بنیادی حصہ واضح ہو جائے تو کہانی کا پورا ارتقاء سامنے آجاتا ہے۔ قرآن مجید نے اپنے قصص میں MYTH کی بنیاد کو واضح کر دیا ہے مقصد یہ ہے کہ زائد حصہ جو کہ بعد میں ارتقاء پذیر ہو کر افسانہ بن گیا کھُل کر سامنے آجائے۔ ایک مثال دیتا ہوں۔ فلسطین کے جنوب مغرب میں ایک ایسا علاقہ ہے جس میں شہد کے چھتوں کی طرح غاریں موجود ہیں کچھ غاریں قدرتی ہیں اور بہت سی غاریں انسانی ہاتھوں نے بنائی ہیں۔ یہ علاقہ چونے کے پتھر والا ہے۔ غاریں آسانی سے کھودی جا سکتی ہیں۔ جس طرح چیونٹیاں زمین کے اندر اپنے بِل تیار کرتی ہیں اسی طرح اس علاقہ کی قدیم قوموں نے اپنی رہائش اور حفاظت کے لئے مساکن اور پناہ گاہیں تیار کی ہیں۔ یہاں کے باسیوں کو زمانہ قدیم میں استعارتاً نملہ کہا گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام جب اس علاقہ میں مہم لے کر گئے تو اہلِ نملہ اپنے گھروں میں پناہ گزین ہو گئے اور مقابلہ نہیں کیا۔ اصل واقعہ صرف اتنا تھا اب MYTH کا ارتقاء شروع ہوتا ہے یہودی روایات میں بیان یہ ہُوا کہ حضرت سلیمان چیونٹیوں کی وادی میں گئے۔ ایک چیونٹی نے اپنی نسل کو خطاب کیا کہ اپنے گھروں میں گھُس جاؤ ورنہ سلیمان اور اس کے لشکر تمہیں اپنے پیروں کے نیچے مَسل دیں گے۔ حضرت سلیمان نے اپنی طاقت و قوت کا مظاہرہ کیا اور گھمنڈ سے کام لیا تو ایک چیونٹی نے کہا کہ آپ آخر ہیں کیا۔ ایک بُوند سے پیدائش ہوئی۔ اس پر حضرت سلیمان بہت شرمندہ ہوئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن حکیم نے بھی یہ قصہ اسی رنگ میں بیان کیا ہے۔ لیکن بعض باریک فرق ہیں مثلاً جو صیغے استعمال کئے گئے وہ ذوی العقول کے لئے آتے ہیں۔ چیونٹیوں کے لئے نہیں آتے۔ مثلاً اُدْخُلُوْا ذوی العقول کے لئے آئے گا۔ اس طرح یہودی MYTH کی بنیاد ہمیں بتا دی گئی۔ آثارِ قدیمہ نے اس بنیاد کو اَور واضح کر دیا اور ہمیں پتہ لگ گیا کہ نملہ قوم اُس علاقہ میں رہنے والی تھی جو کہ غاروں سے پٹا پڑا ہے استعارتاً انہیں نملہ کہا گیا.... تھے وہ انسان ہی۔ حضرت سلیمان کے ساتھ انہوں نے مقابلہ نہیں کیا حالانکہ اُن کے پاس ایسی پناہ گاہیں تھیں کہ وہ کافی عرصہ تک مقابلہ کر سکتے تھے۔ اس بنیاد پر یہودی روایت نے عمارت تعمیر کی اور ایک سچا واقعہ MYTH بن گیا۔ قرآن حکیم نے ذوی العقول والے صیغے لا کر یہودی روایت کی غلطی واضح کر دی۔

(۳)

حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے طیورِ نغمہ خواں کون تھے؟ قرآن حکیم نے كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ کہہ کر بتا دیا کہ وہ خدا تعالیٰ کی درگاہ میں جھکنے والے انسان تھے۔ سورۂ ص میں پہلے داؤد علیہ السلام کے لئے اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ آیا ہے اس کے بعد (اہلِ) جبال اور طیور کے لئے كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ۔ اَوَّابٌ کا لفظ ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔ صاف اشارہ کر دیا کہ یہ استعارہ مطیع و فرمانبردار انسانوں کے لئے آیا ہے۔

قرآن حکیم نے جنّوں کا استعارہ استعمال کیا ہے لیکن ساتھ کے ساتھ یہ اشارہ بھی کر دیا کہ جن سے مراد انسان ہیں۔ قرآن حکیم میں جنوں سے مراد (۱) زبردست انسان (۲) دُور افتادہ قبائل سے تعلق رکھنے والے لوگ جو کہ عام طور پر نظروں سے مخفی رہتے ہیں (۳) یا مخفی ارواح ہیں۔

الغرض قرآن حکیم جہاں استعارے لایا جو کہ کلام کی جان ہیں وہاں اِن استعاروں کے حل کے لئے بھی اس نے اشارے کر دئے۔

اس مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فضائل القرآن کے آخری باب میں بالتفصیل بیان کیا ہے۔ قرآنی استعاروں کی حکمتیں کیا ہیں؟ فرمایا:۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب استعارات میں اس قدر خطرے ہیں تو الہامی کتابوں نے اسے استعمال کیوں کیا۔ کیونکہ خرابیاں یا تو استعارہ کو محدود کر دینے سے پیدا ہوتی ہیں یا اسے وسیع کر دینے سے۔ اگر استعارہ رکھا ہی نہ جاتا تو اس میں کیا حرج تھا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ استعارہ کی کئی ضرورتیں ہیں۔ اوّل اس کی ضرورت اختصار ہے۔ تشبیہ اور استعارہ میں جس قدر اختصار پیدا ہو سکتا ہے وہ کسی اَور طریق سے نہیں ہو سکتا۔ اس طرح لمبے لمبے مضامین بعض دفعہ صرف ایک فقرہ میں آجاتے ہیں..... دوسرے استعارہ سے وسعت نظر پیدا ہوتی ہے..... تیسرے تشبیہ اور استعارہ کی ضرورت تبعید کے لئے ہوتی ہے یعنی مضمون کو اونچا کر دینا اور نظر کو وسیع کر دینا استعارہ کا مقصود ہوتا ہے.......چوتھے تقریب مضمون کے لئے بھی استعارہ ضروری ہوتا ہے یعنی بعض دفعہ مضمون اتنا وسیع ہوتا ہے کہ انسان اسے سمجھ نہیں سکتا جب تک کسی خاص طریقے سے اسے ذہن کے قریب نہ کر دیں۔

استعارہ کی اِن ضرورتوں کی مثالیں دینے کے بعد حضور فرماتے ہیں:۔

حقیقت یہ ہے کہ استعارہ کے صحیح استعمال کے بغیر مضمون صحیح طور پر ادا ہی نہیں ہو سکتا۔

اس لطیف مضمون کے آخر میں فرماتے ہیں:۔

"بہرحال قرآن کریم میں کئی مقامات پر مجاز اور استعارہ بھی استعمال کیا گیا ہے۔ مگر چونکہ قرآن کریم دائمی شریعت ہے اس لئے اس نے ساتھ ہی محکم آیات بھی رکھ دی ہیں جو کوئی دوسرے معنے کرنے ہی نہیں دیتیں۔ جب استعارہ کو استعارے کی حد تک محدود رکھا جائے گا تو اس کے معنے ٹھیک رہیں گے مگر جب استعارہ کو حقیقت قرار دے دیا جائے گا تو دو آیتیں آپس میں ٹکرا جائیں گی۔"

یہ مضمون اسّی صفحات پر پھیلا ہُوا ہے قرآنی استعارات کے موضوع پر نادر اور اچھوتے حقائق بیان ہوئے ہیں۔ سوال کرنے والے دوست کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس لیکچر کو انہوں نے سُنا تو ہوگا اب پڑھ بھی لیں۔ زیرِ نظر سوال کا مکمل جواب اس میں موجود ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عبارت پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ ازالہ اوہام میں فرمایا:۔

" انبیاء کے کلمات میں استعارہ

اور مجاز کا دخل ہونا کوئی شاذونادر امر نہیں ہے۔ نہ کوئی ایسی بات ہے جو تصنّع اور بناوٹ سے گھڑنی پڑتی ہے بلکہ یہ عادت انبیاء کی شائع متعارف ہے کہ وہ روح القدس سے پُر ہوکر مثالوں اور استعاروں میں بولا کرتے ہیں اور وحیٔ الٰہی کو یہی طرز پسند آئی ہوئی ہے کہ اس جسمانی عالم میں جو کچھ آسمان سے اتارا جاتا ہے اکثر اس میں استعارات و مجازات پُر ہوتے ہیں۔" (صفحہ ۹۲)

٭ ہو جاتا ہے تو جیسے چند ادویہ کے ملنے سے اس مجموعہ میں ایک خاص مزاج پیدا ہو جاتی ہے کہ جو ان دوؤں میں فرد فرد کے طور پر پیدا نہیں ہوتی اسی طرح اس قالب میں جو خون اور دو نطفوں کا مجموعہ ہے ایک خاص جوہر پیدا ہو جاتا ہے اور وہ ایک فاسفرس کے رنگ میں ہوتا ہے اور جب تجلّی الٰہی کی ہوا کُن کے امر کے ساتھ اس پر چلتی ہے تو یک دفعہ وہ افروختہ ہو کر اپنی تاثیر اس قالب کے تمام حصوں میں پھیلا دیتا ہے تب وہ جنین زندہ ہو جاتا ہے۔ پس یہی افروختہ چیز جو جنین کے اندر تجلّی ربّی سے پیدا ہو جاتی ہے اسی کا نام روح ہے اور وہی کلمۃ اللہ ہے۔ اور اس کو امرِ ربّی سے اس لئے کہا جاتا ہے کہ جیسے ایک حاملہ عورت کی طبیعت مدبرہ بحکم قادرِ مطلق تمام اعضاء کو پیدا کرتی ہے اور عنکبوت کے جالے کی طرح قالب کو بناتی ہے۔ اس روح میں اس طبیعت مدبرہ کو کچھ دخل نہیں بلکہ روح محض خاص تجلّی الٰہی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور گو روح کا فاسفرس اس مادہ سے ہی پیدا ہوتا ہے مگر وہ روحانی آگ جس کا نام روح ہے وہ بجز مسِ نسیم آسمانی کے پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہ سچا علم ہے جو قرآن شریف نے ہمیں بتلایا ہے۔ تمام فلاسفروں کی عقلیں اس علم تک پہنچنے سے بیکار ہیں۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۱۵۱-۱۵۲)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

روح کی سائنسی تحقیقات اور اسلام

(محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ربوہ)

ایک روسی خلا باز نے خلائی پرواز سے واپس آنے پر یہ بیان دیا تھا کہ اس نے خلا میں بھی اس ہستی کی تلاش کی ہے جسے خدا کہا جاتا ہے لیکن وہ ہستی اسے کہیں نظر نہیں آئی جس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ خدا کے وجود پر ایمان رکھنے والے یونہی ایک وہم میں مبتلا ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس روسی خلا باز کے بیان سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ اسے صرف ایسے مذہبی حلقوں سے واسطہ پڑا ہے جو خدا کو کسی ایک جگہ پر متمکن مانتے ہیں اور جس کے دائیں ہاتھ اس کا بیٹا جلوہ افروز ہے۔ اگر اسے اسلام کی تعلیم سے واقفیت ہوتی تو وہ یہ جان لیتا کہ خدا تعالیٰ کو خلا میں تلاش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ وہ تو شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور وہ تو ہماری زندگیوں میں یوں بسا ہوا ہے جس طرح رگوں میں خون دوڑتا ہے۔

حال ہی میں امریکہ میں ایک صاحب جن کا نام جیمس کِڈ (JAMES KIDD) تھا اور جنہیں ہمیشہ اس بات کا تجسّس رہتا تھا کہ غیر مرئی چیزوں کا ثبوت مہیا کیا جائے انہیں اپنی آخری عمر میں روح کے متعلق خاص دلچسپی پیدا ہوئی۔ کہتے ہیں کہ ۱۹۴۹ء میں وہ اچانک غائب ہو گئے اگرچہ ان کی بہت تلاش کی گئی لیکن وہ نہ ملنے تھے نہ ملے۔ چنانچہ ۱۹۶۵ء میں قانونی طور پر انہیں وفات یافتہ قرار دے دیا گیا۔ اس کے بعد جب ان کی وصیت کو پڑھا گیا تو اس میں لکھا تھا کہ ان کی جائداد میں سے دو لاکھ ڈالر کے قریب رقم اس سائنسی تحقیقات پر صرف کی جائے جس کے ذریعہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے کہ موت کے وقت جو روح انسانی جسم سے نکلتی ہے وہ کیا ہے اور اس کی ماہیت کیا ہے۔ جب یہ وصیت عدالت میں پہنچی تو جج نے فیصلہ کیا کہ اس وصیت کے مطابق عمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے یہ فیصلہ کیا جائے کہ اس کام کا اہل کون ہے۔ کون ایسا شخص ہے جو روح کے متعلق سائنسی تحقیقات کا بیڑہ اٹھا سکے عدالت نے مختلف ذرائع سے ایسے ماہروں کی تلاش میں ہر ممکن کوشش صرف کی جو جیمس کِڈ کے روپے کو احسن طریق پر استعمال کرتے ہوئے روح کی ماہیت معلوم کرنے کے سلسلہ میں متوفی کی خواہش کو پورا کر سکیں۔ چنانچہ سترہ انجمنوں نے اور اٹھتر مختلف افراد نے پندرہ پندرہ ڈالر فیس ادا کر کے اپنے نام عدالت میں رجسٹر کروائے ہیں ان میں سے بعض کے متعلق امریکی پریس نے کچھ تفصیلات بھی شائع کی ہیں ان میں سے ایک نورا ہگنز (NORA HIGGINS) ہے جن کا خیال ہے کہ روح کوئی مادی حیثیت نہیں رکھتی لیکن جسم ہی کی شکل کی کوئی ایسی چیز ہے جسے دھندلا سا ہیولیٰ کہا جا سکتا ہے عدالت کے کمرہ میں انہوں نے زور دار الفاظ میں اس بات پر اصرار کیا کہ انہوں نے عدالت کے کمرہ میں جیمس کِڈ کی روح کو چلتے پھرتے دیکھا ہے۔ انہوں (KIDD) نے اپنے ہاتھ کمر کے پیچھے کئے ہوئے تھے اور عدالت کی کارروائی پر اپنا سر ہلا رہے تھے۔

ایک اور عورت جو روح کی ماہیت کو بتا سکنے کی دعوے دار ہیں ان کا نام جین برائٹ (JEAN BRIGHT) ہے ان کا کہنا ہے کہ وہ اپنے جسم کے اعصابی نظام کے ذریعہ روحوں سے تعلق پیدا کرتی ہیں اور خاص طور پر ایک دندان ساز جو آج سے دو سال قبل وفات پا گئے تھے ان کی روح سے ان کا تعلق قائم ہے وہ اپنے دندان ساز دوست کی روح سے سوال کرتی ہیں جن کے جواب نفی یا اثبات میں ملتے ہیں۔

ایک اور صاحب ولیم۔ اے۔ ڈینس (WILLIAM A. DENNIS) ہیں ان کا خیال ہے کہ روح آفاقی لہروں کا مرکز ہے۔ جب انسانی جسم میں زندگی کے آثار موجود ہوتے ہیں تو روح کی لہریں انسان کو سوچنے اور عمل کرنے کی قوت عطا کرتی ہیں۔ اور جب انسانی جسم مر جاتا ہے تو ان لہروں کی حرکات سے متاثر ہونے کے قابل نہیں رہتا جس کے نتیجہ میں نہ وہ سوچ سکتا ہے اور نہ عمل کر سکتا ہے۔

ایک اور صاحب ورات۔ ڈبلیو۔ امبیدھا (VIRAT W. AMBEDHA) ہیں۔ یہ تھائی لینڈ کی فوج میں لیفٹننٹ کرنل ہیں اور ذہنی طاقتوں کو تیز کرنے کے متعلق ایک کتاب کے مصنف ہیں۔ بنکاک سے امریکہ اس غرض کے لئے پہنچے ہیں کہ عدالت ان کا انتخاب کرے اور انہیں تحقیقات کا کام تفویض کرے۔ ان کا کہنا ہے کہ روح ایک عجیب و غریب نازک اور چھوٹی سی چیز ہے۔

عیسائیوں کے مذہبی حلقوں میں سے ایک رومن کیتھولک جو ایک جونیئر کالج میں فلاسفی کے پروفیسر ہیں مختلف بڑے بڑے عیسائیوں کے حوالوں سے ترتیب دی ہوئی ایک کتاب (جس کی چھ جلدیں ہوں گی) پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ یہ ثابت کر سکیں کہ عیسائی علماء روح کے وجود کو مانتے ہیں اس کتاب میں انہوں نے پچاس ایسے ثبوت مہیا کرنے کا دعویٰ کیا ہے جو عیسائی اعتقادات کے مطابق ہیں اور ان کے خیال میں روح کے متعلق واقفیت بہم پہنچاتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جب سے عدالت میں یہ وصیت پیش ہوئی ہے اور اس کے مختلف دعویٰ کرنے والوں کی چھان بین کا سلسلہ شروع ہوا ہے جج مائرز کو ساڑھے چار ہزار ایسے خطوط ملے ہیں جن میں روح کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے کے مشورے پیش کئے گئے ہیں۔ بھارت سے ایک شخص نے لکھا ہے کہ "آپ ایک ایسے شخص کو جو قریب المرگ ہو ایک چھوٹے سے کمرے میں بند کر دیں تمام دروازے اور کھڑکیاں اچھی طرح بند کر دی جائیں تاکہ روح کسی چھوٹے سے سوراخ سے بھی باہر نہ نکل سکے۔ جونہی وہ شخص وفات پائے گا آپ دیکھیں گے کہ کھڑکی کے شیشہ میں شگاف پڑ جائے گا۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ روح اس جسم میں سے نکل کر کمرے میں سے ہوتی ہوتی ہوئی باہر چلی گئی ہے۔

غالباً موسمِ گرما کے اکثر حصہ میں جج مائرز یہی کیس سنتے رہیں گے لیکن وہ اس بات سے خوش ہیں کہ آخرکار انہیں یہ فیصلہ نہیں کرنا کہ روح کا کوئی وجود ہے یا نہیں۔

اسلامی تعلیم روح کے متعلق کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ لوگ روح کے متعلق پوچھتے ہیں تو ان سے کہہ دے کہ روح اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اور اس کا بہت کم علم انسانوں کو دیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"انسانی روح کے پیدا ہونے کے لئے خدا تعالیٰ کا قانونِ قدرت یہ ہے کہ دو نطفوں کے ملنے کے بعد جب آہستہ آہستہ قالب تیار ہو

قرآن کریم کے مقطّعات

از مکرم ملک رفیق احمد درجہ رابعہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

۱۱- سورۃ طٰہٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:۔

طٰہٰ جس کو کسی کام کی دھن لگی ہوئی ہو کہ ضرور ہو جائے اور اس میں وہ کامیاب ہو یا ناکامیاب ہو۔ تو طٰہٰ کہتے ہیں۔"

(ضمیمہ درس القرآن صفحہ ۱۴۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اسے مقطعات میں شمار نہیں کیا آپ فرماتے ہیں:۔

" طٰہٰ حروف مقطعات نہیں ہیں بلکہ مختلف زبانوں میں اس کے معنے یا رجلُ کے ہیں یعنی اے مرد کامل القویٰ (تمام قوتوں والے) کامل قوتوں والے مرد سے اسی طرف اشارہ ہے کہ مردانگی کی صفات شجاعت، سخاوت اور بدی کا مقابلہ کامل طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہیں۔ آپ کی بیوی حضرت خدیجہؓ نے جب آپ پر پہلا الہام نازل ہوا اور آپ کچھ گھبرا سے گئے تو الہام سن کر اور آپ کی یہ حالت دیکھ کر یہ شہادت دی کہ کَلَّا وَاللّٰہِ لَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَدًا یعنی آپ کے اندیشے غلط ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ کیونکہ آپ ہمیشہ رشتہ داروں سے نیک سلوک کرتے ہیں اور مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور اخلاق فاضلہ جو دنیا سے مٹ گئے ان کو پھر سے قائم کر رہے ہیں اور اگر کوئی شخص بغیر کسی شرارت کے پھنس جاتا ہے تو آپ اس کی مدد کرتے ہیں (بخاری) انسان کی سب سے بڑی گواہ اس کی بیوی ہو سکتی ہے پس یہ گواہی سب سے معتبر گواہی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ میں طٰہٰ تھے یعنی ایک کامل مرد ہیں جو فضائل پائے جانے چاہئیں وہ سب کے سب آپ میں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔

(تفسیر صغیر زیر تفسیر طٰہٰ)

تفسیر تنویر المقباس میں لکھا ہے:۔

(طٰہٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی) لِتَتْعَبَ بِالْقُرْاٰنِ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ قَبْلَ ذٰلِکَ یَجْتَھِدُ بِصَلٰوۃِ اللَّیْلِ حَتّٰی تَوَرَّمَتْ قَدَمَاہُ فَخَفَّفَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ فَقَالَ طٰہٰ یَا رَجُلُ ھٰذِہٖ بِلِسَانِ مَکَّۃَ اَیْ یَا مُحَمَّدُ مَا اَنْزَلْنَا الْقُرْاٰنَ جِبْرِیْلُ بِالْقُرْاٰنِ

یعنی قرآن اس وجہ سے نہیں اتارا کہ تو تکلیف میں مبتلا ہو۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں سخت محنت کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ آپ کے لئے تخفیف کی۔ اللہ نے فرمایا۔ طٰہٰ اے مرد یہ مکہ کی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب یا محمد صلعم (اے محمدؐ) ہے۔ ہم نے قرآن جبریل کے ذریعہ اس لئے نہیں اتارا کہ تو تکلیف میں مبتلا ہو۔

تفسیر روح المعانی میں بھی یہ معنے بیان کئے گئے ہیں۔ اور انوار التنزیل میں اس کے یہی معنے کرکے یہ کہا گیا ہے کہ لفظ "طٰہٰ" زبان کا ہے۔ (عک ایک عرب کے قبیلہ کا نام ہے اور اس کی زبان "عکی" کہلاتی ہے۔ تفسیر الخازن میں مندرجہ بالا معنوں کے علاوہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے اسم طاہر کا پہلا حرف ہے اور "ھاء" اسم ہادی کا پہلا حرف ہے۔ اس کا مطلب یا اِنْسَانُ بھی ہے یعنی اے کامل انسان اور سریانی زبان کا لفظ ہے تفسیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ دراصل مشرکوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادت میں اس قدر مجاہدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ تو وہ کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے یہ قرآن تجھے تکلیف دینے کے لئے اتارا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۲- سُوْرَۃُ الشُّعَرَاءِ

اس سورۃ سے قبل طٰسٓمٓ کا مقطعہ استعمال ہوا ہے اس کے معانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تفسیر صغیر میں "طاہر (اور) سمیع (اور) مجید (خدا اس سورۃ کا نازل کرنے والا ہے)" کے کئے ہیں۔ اور آپ اس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں۔

"اس سورۃ میں طہارت قلب قبولیت دعا اور حصول بزرگی کے ذرائع کا ذکر کیا گیا ہے"

تفسیر تنویر المقباس میں لکھا ہے:۔

"یَقُوْلُ الطَّاءُ طَوْلُہٗ وَقُدْرَتُہٗ وَالسِّیْنُ سَنَاءُہٗ وَالْمِیْمُ مُلْکُہٗ وَیُقَالُ قَسَمٌ اَقْسَمَ بِہٖ"

یعنی "ط" سے مراد اس کی قدرت ہے "سین" سے مراد اس کی بلند شان اور میم سے اس کی بادشاہت مراد ہے۔ اور ان کو قسم بھی کہا گیا ہے۔

۱۳- سورۃ النمل

طٰسٓ اس سورۃ کی ابتداء میں مقطعہ آیا ہے اس کے معنی کے متعلق حضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

"طٰسٓ۔ طاہر اور سمیع (یعنی پاک اور دعاؤں کا سننے والا خدا اس سورۃ کا اتارنے والا ہے"

تنویر المقباس، انوار التنزیل میں بھی وہی تفسیر کی گئی ہے جو کہ اس سے قبل سورۃ الشعراء میں بیان ہو چکی ہے

۱۴- سورۃُ القصص

اس سورۃ سے قبل طٰسٓمٓ ہے اور اس کی تفسیر مفسّرین نے وہی کی ہے جو اس سے قبل سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء میں بیان ہو چکی ہے البتہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے "ط" سے مراد لطیف لیا ہے۔

۱۵- سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تفسیر صغیر میں اس سورۃ کے مقطعہ الٓمّٓ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں۔

"حروف مقطعات ایک ایک لفظ یا جملہ کے قائمقام ہیں۔ جیسا کہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہؓ سے ثابت ہے یا بعض جگہ وہ قائم مقام بنتے ہیں اعداد کے۔ الٓمّٓ میں الف "اَنَا" کا قائم مقام ہے۔ اور "ل" اللہ کا اور "م" اعلم کا۔ یعنی میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں"۔

۱۶- سُوْرَۃُ الرُّوْمِ

اس سورۃ سے قبل بھی الٓمّٓ کا مقطعہ آیا ہے اس کی تشریح میں مفسّرین نے سورۃ البقرہ کے مقطعہ الٓمّٓ سے زائد کچھ نہیں بتایا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں

"دیکھو نوٹ سورۃ بقرہ"

۱۷- سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ

اس کے مقطعہ الٓمّٓ کے معنے بھی سورۃ بقرہ کے مقطعہ کی طرح بیان ہوئے ہیں

۱۸- سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ

اس سے قبل الٓمّٓ کا مقطعہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں

"مقطعات قرآنی کے معنے اس زمانہ میں خوب کھلے ہیں انگریزی میں تو آج کل ایسے حروف بہت آتے ہیں۔ بعض لوگوں کے ساتھ تقریباً تمام حروف تہجی ہوتے ہیں"

(درس القرآن صفحہ ۲)

۱۹- سورۃ یٰسٓ

اس سورۃ سے قبل یٰسٓ مقطعہ آیا ہے اس کے معنے "اے سید" کے ہیں "س" سید کا قائم مقام ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں

"یٰسٓ۔ اے کامل انسان۔ اے سردار۔ کامل انسان جو کہتا ہے۔ وہ سچی ہوتی ہے۔ بڑے بڑے سردار بھی جھوٹ نہیں بولتے"

(درس القرآن)

تفسیر تنویر المقباس میں لکھا ہے:۔

یٰسٓ۔ یَقُوْلُ یَا اِنْسَانُ بِلُغَۃِ السُّرْیَانِیَّۃِ۔

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے کامل انسان سریانی زبان (کے الفاظ) ہیں۔

(باقی)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

"ایوان محمود"

ایوان محمود (ہال خدام الاحمدیہ) کی تعمیر کے لئے متعدد حضرات نے ۳۱۳/- روپے یا اس سے زائد کے عطیہ جات عطا فرما کر مجلس کی خصوصی امداد فرمائی۔

جملہ معطی حضرات کے اسماءِ گرامی کی **چھٹی قسط** بغرض دعا اطلاع شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ جن دوستوں کے وعدہ جات ابھی ناقابل ادا ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ تعمیر کے آخری مراحل پر رقم کی فوری ضرورت ہے لہٰذا اولین فرصت میں وعدہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نمبر شمار	نام معطی حضرات معہ پتہ	مقام	رقم
۱	مکرم ٹھیکیدار محمد امین صاحب	گجرات	۳۱۳
۲	مجلس خدام الاحمدیہ	"	۳۱۳
۳	مکرم مرزا مجید صاحب	منڈی بہاؤالدین	۳۱۳
۴	" ایم منظور احمد صاحب از طرف والد صاحب میاں لال دین صاحب	کھاریاں	۳۱۳
۵	" میجر عبدالرشید صاحب ایم۔ای۔ایس	"	۳۱۳
۶	" پیر محمد عبداللہ صاحب	گوٹیکی	۳۱۳
۷	" رانا منظور احمد صاحب	لائل پور	۳۱۳
۸	" میاں غلام احمد صاحب	"	۳۱۳
۹	" راجہ ناصر احمد صاحب	"	۳۱۳
۱۰	" شیخ رفیق احمد رشیق احمد صاحبان	"	۳۱۳
۱۱	" ملک عطاء الرحمٰن صاحب ایس۔ڈی۔او	"	۳۱۳
۱۲	" محترمہ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ ارشاد احمد صاحب از طرف فضل کریم صاحب	"	۳۱۳
۱۳	" چوہدری میرو خان صاحب جبالی		۳۱۳
۱۴	" شیخ عبداللطیف صاحب امداد کلاتھ ہاؤس	"	۳۱۳
۱۵	مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد فضل		۳۱۳
۱۶	محترمہ امۃ النعیم صاحبہ بنت شیخ فضل کریم صاحب از طرف محمد عبداللہ صاحب	"	۳۱۳
۱۷	مکرم کمانڈر عبداللطیف صاحب		۳۱۳
۱۸	" میاں عبدالسمیع صاحب	"	۳۱۳
۱۹	" چوہدری بشیر احمد صاحب		۳۱۳
۲۰	" نذیر احمد صاحب اختر	"	۳۱۳
۲۱	لجنہ اماء اللہ	"	۳۱۳
۲۲	" خلیل احمد صاحب آڑھتی	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۳۱۳
۲۳	" مشتاق احمد صاحب	ماموں کانجن	۳۱۳
۲۴	" چوہدری محمد طفیل صاحب صدر جماعت احمدیہ کھرڑیانوالہ		۳۱۳
۲۵	" " عبدالوہاب صاحب	چک ۵۹ رکھ	۳۱۳
۲۶	" ظفر احمد صاحب حسنی	چک ۱۲۱ گوکھووال	۳۱۳
۲۷	" چوہدری اللہ داد صاحب	چک ۴۴ ج ب	۳۱۳
۲۸	" میاں جان محمد صاحب	چک ۷۵ سرشمیر روڈ	۳۱۳
۲۹	مجلس خدام الاحمدیہ پیپلز کالونی	لائلپور	۳۱۴
۳۰	" فیض اسلم صاحب سول جج	"	۳۱۳
۳۱	" افتخار علی صاحب	"	۳۱۳
۳۲	مجلس خدام الاحمدیہ زرعی یونیورسٹی	"	۳۱۳
۳۳	مجلس خدام الاحمدیہ	اسلام آباد	۳۱۳
۳۴	مکرم ملک بشیر محمد صاحب	جہلم	۳۱۳
۳۵	" صلاح الدین صاحب عابد	"	۳۱۳

نوٹ:- مکرم میاں شریف احمد صاحب گوجرانوالہ کی طرف سے وعدہ تعمیر ہال ۵۰۰/- کی ادائیگی ہو چکی ہے۔

تحریک جدید کا ایک عظیم مقصد

قریب سے قریب زمانہ میں دور سے دور علاقوں میں ابلاغ حق ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کا مقصد یوں بیان فرمایا:-

"ہمارا فرض ہے کہ نئے ممالک میں جا کر تبلیغ کریں روحانیت کی بھی ایک رو ہوتی ہے جو بعض ملکوں میں دب جاتی ہے اور بعض میں زور سے چل پڑتی ہے پس اگر تم دنیا میں نہ پھیلے اور سو گئے تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا اور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہو گا۔ پس پھیل جاؤ دنیا میں۔ پھیل جاؤ مشرق میں۔ پھیل جاؤ مغرب میں۔ پھیل جاؤ شمال میں۔ پھیل جاؤ جنوب میں . . . . . . پھیل جاؤ یورپ میں پھیل جاؤ امریکہ میں پھیل جاؤ افریقہ میں۔ پھیل جاؤ جزائر میں۔ پھیل جاؤ چین میں۔ پھیل جاؤ جاپان میں پھیل جاؤ دنیا کے کونہ کونہ میں یہاں تک کہ کوئی گوشہ۔ دنیا کا کوئی ملک۔ دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ پس پھیل جاؤ جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم پھیلے۔ پھیل جاؤ جیسے قرون اولیٰ کے مسلمان پھیلے۔ تم جہاں جہاں جاؤ اپنی عزت کے ساتھ سلسلہ کی عزت قائم کرو۔ جہاں پھرو اپنی ترقی کے ساتھ سلسلہ کی ترقی کا موجب بنو۔ پس قریب سے قریب زمانہ میں دور سے دور علاقوں میں جا کر مرکز احمدیت قائم کرنا تحریک جدید کا ایک مقصد ہے"

احباب کرام حضور کے ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنی قربانیوں کا محاسبہ فرمائیں اور اپنے وعدے جلد از جلد ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

انصار اللہ کی زمیندار مجالس کے عہدیدار

توجہ فرمائیں

آپ سب کی خدمت میں بار بار عرض کیا جا چکا ہے کہ ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماہنامہ "انصار اللہ" کو بلند پایہ تربیتی رسالہ قرار دیتے ہوئے خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ ہر احمدی گھرانہ اس کا خریدار ہو۔ اس لئے زمیندارہ مجالس کے اراکین کے لئے کوئی مشکل امر نہیں کہ وہ جنس یا غلہ کے عوض اس اہم تربیتی رسالہ کے خریدار بن کر اپنے محبوب آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے بن جائیں۔ وَمَا تَوْفِيْقُنَا اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ مرکزیہ)

"تشخیص بجٹ خدام الاحمدیہ برائے سنہ ۶۸-۱۹۶۷"

۱۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو فارم تشخیص بجٹ خدام و اطفال برائے سال ۶۸-۱۹۶۷ مع ہدایات بھجوائے جا چکے ہیں۔ تمام قائدین کی خدمت میں التماس ہے کہ جلد از جلد بجٹ تشخیص فرمائیں۔

۲۔ ۱۳ راگست سنہ ۱۹۶۷ء تک تشخیص ہو کر مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔

۳۔ اگر کسی مجلس کو فارم تشخیص اور ہدایات نہ ملی ہوں تو خط لکھ کر طلب فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خیریت مطلوب ہے

مستری غلام محمد آف چک رحیم شاہ جہاں کہیں بھی ہوں اس اعلان کو پڑھ کر اپنے بھائی مستری فیروز خاں صاحب کو اپنی خیریت کی اطلاع دیں۔ وہ ان کے متعلق بہت فکر مند ہیں اگر کوئی اور صاحب مستری غلام محمد صاحب کے متعلق اطلاع رکھتے ہوں تو درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ جَزَاکُمُ اللہُ تعالیٰ

(مستری محمد فیروز۔ ملکوال۔ ضلع گجرات)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ناصر عرب قوم کے ترجمان ہیں!

بیروت ۲۷ جولائی۔ لبنان کے وزیر اعظم رشید کرامی نے کہا ہے کہ جارحیت کے خاتمہ اور اسرائیل کو مقبوضہ عرب علاقوں سے نکالنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ عرب دشمن کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں۔ انہوں نے کہا عرب عوام شکست تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور وہ دشمن پر فتح پانے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دینے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم رشید کرامی نے کل متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کی قاہرہ ریڈیو سے نشری تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا صدر ناصر عربوں کی آزادی کے مظہر اور ان کے ترجمان ہیں

بیت المقدس میں یہودیوں کا مظاہرہ

تل ابیب ۲۷ جولائی۔ بیت المقدس کے اسرائیلی حصہ میں کل یہودیوں نے اپنی حکومت کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ مظاہرین مطالبہ کر رہے تھے کہ اسرائیل اقوام متحدہ کے مبصروں کے ہیڈ کوارٹر کو دوبارہ مبصروں کے حوالے نہ کرے۔ یاد رہے کہ اسرائیل نے حالیہ جنگ شروع ہونے سے قبل اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا تھا۔ مظاہرین میں اسرائیل کی پارلیمنٹ کے چار ارکان بھی شامل تھے۔

روس اور فرانس کے اقتصادی تعلقات

پیرس ۲۷ جولائی۔ روس اور فرانس کے درمیان اقتصادی اور تجارتی تعلقات کی نوعیت اور ان کی ترقی کے امکانات کے بارے میں وزارتی سطح کی بات چیت میں جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ بات کل یہاں ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہی گئی ہے جو دونوں ملکوں کے بیرونی تجارت کے وزراء کی ملاقات کے بعد جاری کیا گیا۔

عرب سربراہ کانفرنس

الجزیرہ ۲۷ جولائی۔ الجزائر کے باخبر ذرائع کے مطابق الجزائر نے عرب سربراہ کانفرنس کے انعقاد کی منظوری دے دی ہے۔ الجزائر نے اس بات کی حمایت کی ہے کہ عرب سربراہ کانفرنس کا ایجنڈا تیار کرنے کے لئے جلد از جلد عرب وزرائے خارجہ کا اجلاس طلب کیا جائے الجزائر کی تجویز ہے کہ سربراہ کانفرنس میں صرف فلسطین کے سوال پر غور کیا جائے اس سوال پر تمام عرب ممالک میں سمجھوتہ ہونا ضروری ہے تاکہ کوئی مشترکہ فیصلہ کیا جا سکے۔

تین ڈرائیور ہلاک ہو گئے

گوجرانوالہ ۲۷ جولائی۔ جی ٹی روڈ پر ساہوکی کے قریب کل رات پانچ ٹرکوں کے خوفناک حادثے میں تین افراد ہلاک ہو گئے اور دو شدید زخمی ہو گئے مرنے والوں میں تینوں ٹرک ڈرائیور شامل ہیں ان میں سے ایک ٹرک ڈرائیور موقع پر ہلاک ہو گیا جب کہ دوسرے دونوں میوہسپتال لاہور میں چل بسے زخمی ہونے والوں کو سول ہسپتال گوجرانوالہ میں داخل کر دیا گیا ہے۔ کامونکی پولیس نے اس سلسلہ میں ایک ٹرک ڈرائیور کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

سنت فتح سنگھ کی نگرانی پر احتجاج

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ بھارتی اخبارات کی اطلاع کے مطابق سکھ عوام نے اس بات کی سخت مذمت کی ہے کہ بھارتی سی آئی ڈی پولیس ان کے محبوب لیڈر سنت فتح سنگھ کی مجرموں کی طرح کڑی نگرانی کر رہی ہے۔

ارزاں نرخوں پر اشیائے صرف

لاہور ۲۷ جولائی۔ صوبائی محکمہ امداد باہمی کے زیر اہتمام ایک کنزیومر ہول سیل سوسائٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس پر ۲۰ لاکھ روپے کی لاگت آئے گی۔ یہ سوسائٹی ماڈل ٹاؤن لاہور میں قائم کی جائے گی۔ یہ سوسائٹی مغربی پاکستان کے تمام کوآپریٹو سٹورز کو اشیائے صرف مہیا کرے گی اس طرح سٹورز مقابلتاً ارزاں نرخوں پر اشیائے ضرورت لوگوں کو فراہم کر سکیں گے۔ اس مقصد کے لئے ہول سیل سوسائٹی میں جو سرد خانے ذخیرہ ڈپو قائم کئے جائیں گے حکومت مغربی پاکستان اس منصوبہ میں ۰۔ لاکھ روپے کی امداد دے گی۔

محکمہ امداد باہمی کے سیکرٹری سید ہاشم رضا نے اس منصوبہ کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک مدت سے یہ بات محسوس کی جا رہی ہے کہ مغربی پاکستان میں تحریک امداد باہمی اپنا کردار مؤثر انداز میں ادا نہیں کر رہی خصوصاً کوآپریٹو سٹور میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ کیونکہ وہاں عام ضرورت کی اشیاء مارکیٹ نرخوں کے لگ بھگ قیمت پر فروخت ہوتی ہیں۔ اس صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے غیر ملکی ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی جس نے سروے کرنے کے بعد اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی ہے۔

بھارتی وزیر خارجہ کے الزام کی تردید

راولپنڈی ۲۷ جولائی۔ پاکستان نے بھارتی باشندوں کی پاکستان کے کیمپوں میں نظر بندی سے متعلق بھارتی وزیر خارجہ مسٹر چھاگلہ کے بیان کو غلط قرار دیا اور کہا کہ لوک سبھا میں وزیر خارجہ نے جن بھارتی باشندوں کی نظر بندی کا ذکر کیا ہے بھارتی حکومت نے خود انہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں دفتر خارجہ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ بھارتی وزیر خارجہ مسٹر چھاگلہ نے ۱۰ جولائی کو لوک سبھا میں بیان دیا کہ ”بھارتی اب بھی پاکستان میں نظر بند ہیں اور یہ کہ بھارتی حکومت ان باشندوں کو حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے۔

--☆--

ترسیل چندہ جات

اس سال صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں گزشتہ سال کی نسبت قدرے اضافہ تو ہے لیکن اتنا اضافہ نہیں جو سال رواں کے بجٹ کے لحاظ سے ہونی چاہیئے۔ اس لئے تمام کارکنان مال سے التماس ہے کہ ماہ جولائی کا وصول شدہ چندہ مرکز کو بھیجنے میں تساہل نہ کریں۔ قواعد کے مطابق تو ہر جماعت کا فرض تھا کہ آج سے پہلے ہی تمام وصول شدہ رقم مرکز کو روانہ کر دی جاتی۔ پس اگر کسی جماعت نے ابھی تک رقم نہ بھیجی ہو تو مزید دیر نہ کریں۔ اور فوراً اس کے بھجوانے کا انتظام کریں۔

صدر صاحبان جماعت ہائے مقامی سے التماس ہے کہ وہ اس امر کی تسلی کر لیں کہ ان کے سیکرٹری صاحب مال یا محاسب صاحب نے وصول شدہ رقم مرکز کو بھجوا دی ہے۔

اگر کسی جماعت نے منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھیجی ہو تو رقم کی مقدار اور تاریخ منی آرڈر سے نظارت ہذا کو اطلاع کر دی جائے۔ تا انہیں یاد دہانی نہ کرائی جائے۔ کیونکہ منی آرڈر کے ذریعہ رقوم آنے میں دو ہفتہ یا اس سے بھی زائد عرصہ لگ جاتا ہے۔ اس لئے حتی الوسع بنک ڈرافٹ کے ذریعہ رقم بھجوانی چاہیئے یا جہاں کسی بنک میں صدر انجمن احمدیہ کا حساب ہو اس حساب میں نقد رقم جمع کروا کر بنک سلپ مع تفصیل یہاں بھجوا دی جائے۔ سوائے کسی مجبوری کے چیک کے ذریعہ رقم بھجوانے سے احتراز کرنا چاہیئے اور صدر انجمن کے بنک میں بھی چیک کے ذریعہ رقم داخل نہ کرائی جائے۔ کیونکہ چیکوں کی رقوم اس وقت تک محسوب نہیں ہو سکتیں جب تک صدر انجمن کے بنک سے ان کی رقم کے وصول ہونے کی اطلاع نہ مل جائے۔ اور اس میں عموماً کئی ہفتے لگ جاتے ہیں۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے جس کی وضاحت کی جایا کرے کوئی رقم چیک کے ذریعہ بھجوانا ناگزیر ہو تو اس کی تفصیل الگ علیحدہ بھیجی جائے کسی چیک کی رقم کی تفصیل کسی ڈرافٹ یا بنک سلپ کی رقم کی تفصیل میں شامل نہ کی جائے ورنہ ڈرافٹ یا بنک سلپ کی رقم بھی عرصہ تک بند پڑی رہے گی۔ نہ جماعت کے حساب میں محسوب ہو گی۔ اور نہ ہی صدر انجمن کے کسی کام آئے گی۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

گورنمنٹ پالی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی میں داخلہ

کورس سہ سالہ۔ درخواست مجوزہ فارم پر (جو پرنسپل صاحب کے دفتر سے مل سکتا ہے)

کورسز۔ آٹوموبائل اینڈ ڈیزل ٹیکنالوجی (۲) سول ٹیکنالوجی۔ (۳) الیکٹریکل ٹیکنالوجی (۴) ریڈیو (۴) فونڈریز اینڈ پیٹرن میکنگ (۵) مشین شاپ ٹیکنالوجی۔ (۶) مکینیکل ٹیکنالوجی (۷) شیٹ میٹل اینڈ ویلڈنگ (۸) ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ (۹) ریڈیو اینڈ الیکٹرانکس (۱۰) ٹیلی ویژن ٹیکنالوجی۔ (۱۱) ڈرافٹنگ اور ڈیزائن۔

قابلیت میٹرک (ریاضی و سائنس) سول کے لئے ڈرائنگ ضروری۔ بورڈ سرٹیفکیٹ تفصیلی نمبروں کے لئے ضروری ہے سال ایف ایس سی کو ترجیح۔ درخواست ۱۲ اگست تک پرنسپل صاحب کے پتہ پر مع ذیل کے سرٹیفکیٹ (۱) تفصیلی نمبروں کا سرٹیفکیٹ (۲) اپنے ایڈریس کا لفافہ مع ٹکٹ۔ (۳) ایک کاپی فوٹو مصدقہ گزیٹڈ آفیسر (۴) ۲/۰ روپے کا کراسڈ پوسٹل آرڈر بنام پرنسپل۔ (پشاور ۲۵ مئی)

پالی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ کوئٹہ۔ ۳ سالہ کورس میں داخلہ۔

درخواست مجوزہ فارم پر ۱۰ اگست۔ کورسز (۱) سول ٹیکنالوجی (۲) الیکٹریکل ٹیکنالوجی۔ قابلیت: میٹرک (ریاضی در انٹر سوا ۱۰ اور ڈرائنگ ضروری ہے۔

مجوزہ فارم اور پراسپیکٹس ۱/- بذریعہ منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر بھیج کر اور اپنے پتہ کا لفافہ برائے وصولی فارم ۳۷ پیسے کے ٹکٹ لگا کر منگوائیں (از دفتر پرنسپل متعلقہ) (پشاور ۲۲ مئی)

درخواست ہائے دعا!

(۱) میرے والد بزرگوار چوہدری نفیس عالم خان جنگوی قریباً عرصہ ڈیڑھ سال سے عارضہ قلب بیمار ہیں۔ (محمد ہاشم سعید۔ ابن چوہدری نفیس عالم خان جنگوی۔ کراچی)

(۲) میرے چھوٹے بھائی رشید احمد ارشد ایم اے پاکستان فارن سروس آج کل ڈھاکہ میں کورس کی تکمیل کے سلسلہ میں گئے ہوئے ہیں۔ (احقر میاں غلام احمد سٹینو گرافر محکمہ انہار۔ لائل پور)

۳۔ مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ کراچی کچھ عرصہ سے سانس کی تکلیف بائیں حصہ میں کپکپاہٹ ٹانگوں میں درد اور ذاتی تفکرات سے بیمار رہتے ہیں ڈیکیوری دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں۔

۳۰ جون تک فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک میں تقریباً (۲۶) لاکھ روپے کے وعدے

بارہ لاکھ سترہ ہزار نو سو چھیاسٹھ روپے کی وصولی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ خدا تعالیٰ کی توفیق سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے احباب جماعت نے بہت محبت خلوص اور دلی بشاشت سے بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوائے اور بفضل خدا دن بدن وعدوں میں اضافہ ہو رہا ہے

مجلس شوریٰ تک پاکستان اور بیرون پاکستان کے وعدوں کی رقم کی کل میزان ۲۴،۵۴،۵۵۸ روپے تھی۔ اس میں فاؤنڈیشن کے سال اول کے اختتام تک یعنی ۳۰ رجون ۶۷ء تک اضافہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وعدوں کی میزان ۲۵،۹۳،۶۰۶ روپے ہو گئی ہے گویا شوریٰ کے بعد سے لے کر ۳۰ رجون تک ایک لاکھ انتالیس ہزار روپیہ کا اضافہ ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ وعدوں میں اضافہ کی اس رفتار کو دیکھتے ہوئے امید ہے کہ احباب حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے رفیع الشان کارناموں اور حضور رضی اللہ عنہ کے ساتھ والہانہ محبت کے جذبہ کے پیش نظر اپنے وعدوں کو بادن لاکھ تک پہنچا دیں گے انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ منشاء مبارک تھا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی ایک تہائی رقم ۳۰ رجون تک ضرور وصول ہو جانی چاہیئے۔ احباب جماعت نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ادائیگی کے لئے حتی الوسع پوری کوشش کی بعض دوستوں نے تہائی سے زیادہ رقم ادا کر دی ہے پاکستان اور بیرون پاکستان میں وصول شدہ رقم کی میزان ۱۰،۱۷،۹۶۶/۹۳ روپے ہے۔ وعدوں میں چونکہ دو لاکھ روپیہ کی جائداد بھی شامل ہے اس جائداد کی مالیت کو وصول شدہ رقم میں شامل کرنے سے کل رقم بارہ لاکھ سترہ ہزار نو سو چھیاسٹھ روپے اور ۹۳ پیسے بن جاتی ہے۔ شوریٰ تک جو وصولی ہوئی تھی اس وقت سے جون تک خدا کے فضل سے دو لاکھ روپے وصول ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ اُن تمام بھائیوں اور بہنوں کو اپنی اعلیٰ نعمتوں اور برکات سے نوازے جنہوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے وعدے پیش کئے اور پھر ان کی ادائیگی میں فکرمندی سے کام لیتے ہوئے حضرت امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدارین خیرًا۔ آمین۔

(شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم!

تاریخ امتحان ۲۲ ستمبر ۶۷ بروز جمعہ مرکز بعد اور ۲۱ ستمبر ۶۷ بروز اتوار جماعت ہائے بیرون جات۔

نصاب معیار اول:۔

لیکچر لاہور و نماز جنازہ اور اس کا طریق

نصاب معیار دوم:۔

۱۔ لیکچر لاہور کا مضمون زبانی سن کر

۲۔ ثنائیہ زبانی۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ماسٹر حامد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لیہ ضلع مظفر گڑھ کے لڑکے عزیز مشتاق احمد تشویشناک طور پر بیمار ہیں ڈاکٹروں نے اسے لاعلاج قرار دے دیا ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ و قارئین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ اپنے خاص فضل سے عزیز مشتاق احمد کو شفائے کاملہ عاجلہ دے کر اس کے والدین کی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے آمین۔

۲۔ مکرم قریشی رشید احمد صاحب آف لیہ برادر رحیم یار خان کی اہلیہ محترمہ ایک عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں لاہور میں گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ہفتہ تربیت و اصلاح مجلس انصار اللہ

۲۵ر اگست تا ۳۰ر اگست ۱۹۶۷ء

تمام مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۵ تا ۳۰ر اگست ۱۹۶۷ء ہفتہ تربیت و اصلاح منعقد ہوگا جس میں ہر جگہ مندرجہ ذیل تقاریر کروانے کا انتظام کیا جائے۔ زعماء کرام اس ہفتہ کی رپورٹ مرکز میں ضرور بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

۱۔ مجالس انصار اللہ کے قیام کا مقصد۔

۲۔ قرآن مجید سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق

۳۔ لین دین بالخصوص تجارتی کاروبار میں دیانتداری کو قائم رکھنے کی تلقین۔

۴۔ جماعت کی رشتہ ناطہ کی مشکلات کا حل۔

۵۔ خلافت حقہ احمدیہ کا مقام اور اس سے وابستگی

۶۔ خادموں اور ملازموں سے سلوک کے متعلق اسلامی تعلیم۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

ہفتہ تحریک جدید

جیسا کہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو اطلاع کی جا چکی ہے تمام مجالس یکم تا ۷ر اگست ہفتہ تحریک جدید منائیں گی۔ مجالس اس ہفتہ کے دوران زیادہ سے زیادہ نئے احباب کو دفتر سوم میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ ہفتہ کے اختتام کے فوراً بعد قائدین مجالس اس بارہ میں صرف اتنی رپورٹ براہ راست صدر مجلس کو بھجوائیں کہ ان کی کوششوں سے کتنے افراد دفتر سوم میں داخل ہوئے صدر مجلس کو اس تعداد سے آگاہ کریں۔ دیگر تفصیلات اپنی ماہانہ رپورٹ میں درج کر کے معمول کے مطابق معتمد مرکزیہ کو بھجوائیں۔

(قائمقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مربیان سلسلہ کیلئے ضروری اعلان

مربی صاحبان کے امتحان کے لئے کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے تریاق القلوب اور شہادت القرآن مقرر کی گئی ہیں۔

تاریخ امتحان ۶ر اگست ۱۹۶۷ء ہوگی۔

پرچہ جات امتحان حسب سابق امراء، صدر صاحبان کو بھجوا دیئے جائیں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں فرسٹ ایر کا داخلہ ۲ر اگست سے ۸ر اگست تک صرف ۵ روز کے لئے کھلا رہے گا۔ اس کے بعد مزید پانچ روز کے لئے ۱۰ر ستمبر سے ۱۵ر ستمبر تک داخلہ لیٹ فیس سے ہو سکے گا۔ سائنس مضامین کے لئے کم از کم پچاس فیصد نمبر ضروری ہیں۔ غریب و مستحق طلباء کو فیس معافی کی مراعات دی جاتی ہیں۔ بوقت داخلہ پروویژنل و کریکٹر سرٹیفکیٹ معہ دو عدد فوٹو اور گارڈین کو ہمراہ آنا لازمی ہے۔ فارم داخلہ و پراسپکٹس دفتر کالج سے حاصل کریں۔ (قاضی محمد اسلم ایم اے کینٹب پرنسپل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴